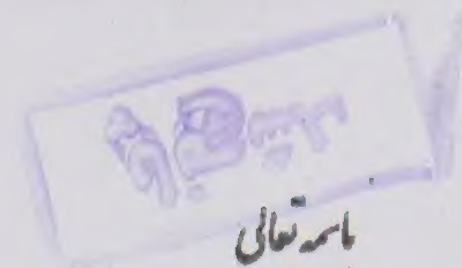




۶

باسمه تعالی

فهرستبرگه منابع چاپ سنگی ـ اداره مخطوطات

شماره ثبت:	۲۱۹۰۷
رده‌بندی دیویی:	ن گ / د ۳۵۱ ۲۳۴/۱ ۸۱
سرشناسه:	عبدالقادر جیلانی، عبدالقادر بن ابی صالح، ۴۷۱ - ۵۶۱ ق.
عنوان قراردادی:	[دیوان]
عنوان:	دیوان غوث الاعظم مع حالات
کاتب:	تاریخ کتابت:
محل نشر:	لکهنو ناشر: رام کمار پریس تاریخ نشر: ۱۳۷۱ ق
صفحه شمار:	۸، ۴۸ ص مصور☐ درسی☐ گراور یا افست☐
زبان:	فارسی ابعاد: ۱۹٫۶ × ۱۱٫۳ نوع خط: نستعلیق
روش تهیه:	وقفی☐ اهدایی☑ خریداری☐ ارسالی☐
توضیحات:	تمام معظم رهبری تاریخ ثبت: اردیبهشت ۱۳۸۱
یادداشتها:	۱. عنوان رشید، دیوان محی / دیوان غوثیه. ۲. در ابتدا مختصر حالات عبدالقادر جیلانی از امیر حسن نورانی گردآورنده آمده است
موضوع(ها):	۱. شعر فارسی - قرن ۶ ق. ۲. شعر عرفانی - قرن ۶ ق.
شناسه(های) افزوده:	الف. نورانی، امیرحسن، گردآورنده. ب. خامنه‌ای، علی، رهبر جمهوری اسلامی ایران، ۱۳۱۸ - ، اهداکننده. ج. عنوان.
فهرستنگار:	اسفندیار تاریخ فهرستنگاری: خرداد ۸۹



اسم کتاب دیوان غوث الاعظم

مولف امیرحسن نورانی

موضوع ادبیات زبان فارسی

سال چاپ ۱۳۷۱ ق محل چاپ لکهنو

شماره عمومی ۲۱۹۰۷ کتابخانه / بخش

وقفی / خریداری اهدائی مقام معظم رهبری تاریخ دیماه ۱۳۸۰

طول ۱۶،۶ عرض ۱۱،۳ شماره صفحات ۴۸

ملاحظات



ان من الشعر لحکمة
دیوان غوث الاعظم
ناشر راجه رام کمار پریس لکھنو

قیمت - ۱۶/

دیوان غوث الاعظم

(مع حالات)

محبوب بارگاہ ربانی غوث الاعظم حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
راجہ رام کمار بکڈپو
وارث نولکشور بکڈپو، لکھنؤ

قیمت ۶/

مختصر حالات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت محی الدین شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ ان جلیل القدر اولیاء امت میں شمار ہوتے ہیں جن پر نہ صرف دنیائے اسلام کو بلکہ عالم انسانیت کو فخر ہے بیشمار گمراہوں نے آپکی ذات بابرکات سے ہدایت پائی۔ حق و صداقت کے بلند اصولوں کو اتنا اپنایا کہ آپ کی ذات عوام و خواص سب کے لئے نمونہ عمل بن گئی۔ اور آج دنیا کے گوشہ گوشہ میں آپ کا نام عزت سے لیا جاتا ہے۔ دنیائے اسلام کا بچہ بچہ آپ کے نام سے واقف ہے۔ آپکی ولادت باسعادت ۴۷۱ھ میں بمقام گیلان ہوئی جو نواح طبرستان میں مشہور مقام ہے، آپ کا نام عبدالقادر کنیت ابو محمد اور لقب محی الدین تھا۔ سلسلہ نسب حضرت امام حسن بن سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے، آپکے والد ماجد کا نام ابو صالح جنگی دوست تھا جنگی دوست فارسی لفظ ہے یعنی جنگ سے الفت رکھنے والا۔ آپکی والدہ ماجدہ کا نام فاطمہ کنیت ام الخیر اور لقب امۃ الجبار تھا حضرت شیخ کا بچپن بڑے عیش و آرام سے گذرا، ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی قرآن پاک بھی حفظ کیا اور مروجہ دینی علوم کی تحصیل میں بڑے ذوق و شوق سے مصروف ہوئے، اٹھارہ سال کی عمر میں علوم کی تکمیل کیلئے بغداد کا قصد کیا جو اس دور میں اسلامی علوم کا سب سے بڑا مرکز ہونیکے علاوہ دنیا میں علوم و فنون کا عظیم الشان گہوارہ تھا۔

آپ کی سچائی کا ایک واقعہ

تحصیل علوم کیلئے جب آپ نے بغداد کا قصد کیا تو آپکی والدہ ماجدہ نے باپ کی میراث کے چالیس درہم آپ کے حوالے کئے اور بغل کے نیچے ایک کپڑے میں سی دیئے رخصت ہوتے وقت والدہ نے نصیحت کی کہ بیٹا ہرگز کبھی جھوٹ نہ بولنا ہمیشہ سچائی پر قائم رہنا۔ لائق فرزند نے ماں کی اس نصیحت کو گرہ میں باندھ لیا۔

دوران سفر میں جب قافلہ شہر ہمدان کے قریب پہونچا تو تقریباً ساٹھ ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے قافلہ پر حملہ کر دیا اور سب مال و اسباب لوٹ لیا، ایک ڈاکو نے آپ سے پوچھا بتا تیرے پاس کیا ہے، آپنے سچائی کا دامن نہ چھوڑا اور برجستہ جواب دیا میرے پاس چالیس دینار ہیں، اسکو یقین نہ آیا تو چلا گیا پھر ایک دوسرے ڈاکو نے آپ کو یہی سوال کیا آپ نے فرمایا کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں جو بغل کے نیچے کپڑے میں سیے ہوئے ہیں ڈاکو یہ سنکر چلا گیا اور اپنے سردار سے آپکا حال بتایا اس نے حکم دیا کہ اس لڑکے کو میرے پاس لے آؤ، ڈاکو آپ کو اس ٹیلہ پر لے گیا جہاں سردار سب کو لوٹ کا مال تقسیم کر رہا تھا، سردار نے آپ سے پوچھا تمھارے پاس کیا ہے آپ نے وہی جواب دیا جو دونوں ڈاکوؤں کو دیچکے تھے، اس نے آپ کے کپڑے اتارے تو بغل کے نیچے سے چالیس دینار نکلے۔ سردار نے پوچھا کہ

تم نے ان دیناروں کا پتہ کیوں بتا دیا، آپ نے فرمایا کہ میری ماں نے عہد لیا تھا کہ کبھی جھوٹ نہ بولنا۔ میں اس عہد پر قائم ہوں۔ آپکے اس جواب نے ڈاکوؤں کے سردار پر بہت اثر کیا اور وہ یہ سن کر بہت رویا اور کہنے لگا کہ تمنے اپنی والدہ کے عہد میں خیانت نہیں کی اور میں نہ معلوم کتنی مدت سے اللہ رب العزت کے عہد میں خیانت کر رہا ہوں۔ افسوس میرا کیا حال ہوگا، اس کے بعد اس نے اور تمام ڈاکوؤں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی اور اسی وقت قافلہ کا مال واپس کر دیا، آپ کے سوانح نگاروں نے لکھا ہے کہ ڈاکوؤں کا سردار تائب ہونے کے بعد عبادت و ریاضت میں ایسا مشغول ہوا کہ اس کے ذریعہ سے ہزاروں گمراہ راہ راست پر آئے اور وہ اس دور کے مشائخ میں شمار ہونے لگا۔

علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد آپ بغداد ہی میں مسند درس پر متمکن ہوئے ایک مدرسہ قائم کیا وعظ و نصیحت کی مجلسیں منعقد کرنا شروع کیا۔ جس میں ہزاروں آدمی شریک ہوتے تھے، آپ کی تقریر بہت مؤثر ہوتی تھی، بیان میں بڑی دلکشی تھی ۵۲۸ھ میں آپ نے اپنے مدرسہ کے لئے وسیع عمارت بنوائی۔ جسمیں دور دور دراز سے ہزاروں طلبا درس میں شریک ہونے کے لئے آتے تھے آپ کی تعلیم و تربیت کے فیض سے بڑے بڑے علما و صلحا پیدا ہوئے، جنھوں نے دین کی بڑی بڑی خدمتیں انجام دیں۔ آپ نے رشد و ہدایت

کے لئے سلسلہ بیعت بھی جاری کیا جس کی وجہ سے لاکھوں آدمیوں نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ بیشمار غیر مسلموں نے آپ کے وعظ سنکر توبہ کی اور اسلام کے حلقہ بگوش ہوگئے۔

اخلاق و عادات

اللہ کے اس محبوب بندے کے اخلاق و عادات کے متعلق اتنا ہی لکھنا کافی ہے کہ وہ تاجدار دو عالم خاتم الانبیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و اخلاق کا نمونہ تھے ان کا مطمح نظر اتباع سنت نبوی کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ عادات و اطوار نہایت پاکیزہ تھے، گفتگو کم کرتے اور خاموش زیادہ رہتے۔ حق کی بات کو علی الاعلان منبر پر کھڑے ہو کر بیان کرتے تھے۔ آپ کی خوش اخلاقی کے بہت سے واقعات مستند کتب سیر میں موجود ہیں۔ اللہ نے آپ کو دنیاوی مال و دولت سے بھی سرفراز کیا تھا، سیکڑوں آدمی آپ کے دسترخوان پر موجود ہوتے تھے، لباس بھی قیمتی زیب تن فرماتے، آپ غریبوں اور مسکینوں کی بہت مدد کرتے تھے۔

تصنیفات و تالیفات

حضرت شیخ کے اوقات کا زیادہ حصہ درس و تدریس وعظ و نصیحت میں صرف ہوتا تھا تاہم آپ نے بعض سودمند کتابیں بھی تصنیف فرمائی ہیں۔ آپ کی تصانیف میں غنیۃ الطالبین تصوف و سلوک کے اسرار و غوامض میں کافی مشہور و مستند کتاب ہے۔ آپ کی دوسری مشہور کتاب فتوح الغیب ہے جو اول الذکر سے مختصر ہے یہ بھی تصوف پر ایک بہترین تصنیف ہے۔ آپ عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں شعر بھی کہتے تھے، آپ کے متفرق اشعار اور بعض قصائد بہت مشہور ہیں۔ پیش نظر دیوان بھی آپ ہی کی طرف منسوب ہے، لیکن اس کے مستند ہونے کا کوئی ثبوت سیر و سوانح کی معتبر کتب سے نہیں ہو سکا۔

غزلوں کی ابتدا میں مختلف مقاصد کے حصول کے لئے جو ہدایات درج ہیں وہ بھی محض خوش عقیدہ حضرات کی جدت ہے جو تقریباً مختلف مقامات کے تمام مطبوعہ نسخوں میں موجود ہیں۔ حقیقت حال اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

آپکی وفات!

حضرت شیخ کی عمر کا بڑا حصہ بغداد میں گذرا اور اسی شہر میں آپنے بتاریخ ۱۰ ربیع الثانی مطابق ۵۶۱ھ بروز شنبہ بوقت شب وفات پائی سارا بغداد جنازہ میں شرکت کیلئے امنڈ آیا کثرت ہجوم کے باعث دوسرے روز شب میں تجہیز و تکفین سے فراغت ہوئی نماز جنازہ آپکے صاحبزادے مولانا عبدالوہاب رحمۃ اللہ نے پڑھائی آپکو اپنے مدرسہ کے اندر دفن کیا گیا۔ جو بغداد کے محلہ حلبہ میں واقع تھا، آجتک مزار مبارک زیارتگاہ عوام وخواص ہے، آپکی محبت اور عقیدت عام مسلمانوں کے دلوں میں اسقدر غلو کر گئی ہے کہ آپ کی تاریخ وفات پر ہر ملک میں خصوصاً ہندستان میں بڑی بڑی محافل منعقد ہوتی ہیں جن میں آپ کے اوصاف بیان کئے جاتے ہیں اور تلاوت قرآن مجید کثرت سے ہوتی ہے، ہندستان میں آپ کی وفات کا دن گیارھویں شریف کے نام سے مشہور ہے۔ اہل علم و فضل سب آپکی عظمت کے معترف ہیں، لیکن عوام نے محبت و عقیدت میں اتنا غلو کیا کہ شرعی حدود سے تجاوز کر گئے۔ حقیقت میں ہمیں آپکی عملی زندگی سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اور ان کی ہدایات کو مشعل راہ بنانا چاہیئے۔

سیّد امیر حسن نورانی
استاد ادبیات اسلامیہ کالج لکھنؤ۔ یکم محرم الحرام ۱۳۷۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہت آسانی عذاب گور بعد از نماز عشاء بخواند

بے حجابانہ درآ از در کاشانۂ ما — کہ کسے نیست بجز درد تو در خانۂ ما
گر بیائی بسر تربت ویرانۂ ما — بینی از خون جگر آب شدہ خانۂ ما
فتنۂ انگیز مشو کاکل مشکین مکشائے — تاب زنجیر ندارد دل دیوانۂ ما
مرغ باغ ملکوتیم درین دیر خراب — میشود نور تجلائے خدا دانۂ ما
با لحد چون لحد تنگ بگوئیم کہ دوست — آشنائیم کوئی غیر تو بیگانۂ ما
گر نکیر آید و پرسد کہ بگو رب تو کیست — گویم آنکس کہ ربود است دل دیوانۂ ما
شکر نعرۂ ما کو کہ بما عسر بدہ گرد — تا بہ محشر شود نعرۂ مستانۂ ما
شکر للہ کہ نمردیم و رسیدیم بدوست — آفرین باد برین ہمت مردانۂ ما

محی بر شمع تجلائے جمالش بسوخت
دوست مشفق نہی ہمت مردانۂ ما

[۱] ای بلبل شوریده دیوانه توئی یا ما — جویای رخ خوب جانانه توئی یا ما
تو عاشق گلزاری من عاشق دیدارم — در درد فراق او مردانه توئی یا ما
تو در قفسی و ما در خلوت خود تنها — ای گوشه نشین مست دیوانه توئی یا ما
در فصل بهاری و از عشق جمال وی — با نعرهٔ فریادی مستانه توئی یا ما
عشق تو بما بلبل اندر رگ و پی رفته — آن باده کو آن را پیمانه توئی یا ما
تو چون گل و ما جز دوست چیزی نه چو می بینم — از غیر حبیب خویش بیگانه توئی یا ما
تو زخم خوری از او ما را بکشد بر دار — آیا بزبان خلق افسانه توئی یا ما
تو عاشق و ما عاشق دم درکش و حاضر باش — ورنه بخدا امروز در خانه توئی یا ما
گویند که گنجی هست اندر دل هر مستی — از بهر چنین گنجی دیوانه توئی یا ما

محی به گلستان شد با بلبل زنالانی
کای بلبل نالنده جانانه توئی یا ما

[۲] در غم عشق تو از من بگذشت کار دل مرا — کز نهایت کم شود یک لحظه کار دل مرا
فارغم از گشت گلشن کز غم تو هر زمان — بشگفد صد گونه گل از خار خار دل مرا
بر دلم باری حوالت کن غم و اندوه خود — چون توان کردن که کردی غمگسار دل مرا
ماهیی کو بر کنار افتد ز دریا چون بود — همچنان باشد بلا دور از کنار دل مرا
آنکه روزم شد سیه باشد ز بی مهری دل — تیره تر باد از روزم روزگار دل مرا
باز آمد روز هجران ناله کن باری ز دل — چون تو بودی و فراق یار یار دل مرا

ع۱ بجهت حصول دیدار حق تعالی هر روز هفت بار بخواند
ع۲ بجهت حصول مرادات دینی در رفع غم هر روز هفت بار بخواند

چند چون محی کشد دل در ره تو انتظار
سوخت همچون سایه بر ره انتظار دل مرا

[۱] گر نداری آرزوی وصل جانان جان مرا — زندگی بگذاشتی بی او غم هجران مرا
سر من آغشته در اشک جگرگون من است — فارغم گر باغبان بگذاشت در بستان مرا
نیست فرقی در میان شخص من تا سایه ام — بسکه در آتش فگنده این دل سوزان مرا
حال من چون پیر کنعان شد کنون چون منیت — بسکه آمد سیل اشک از دیدهٔ گریان مرا
جامهٔ جان چاک شد در وادی عشق و هنوز — هر طرف صد خار غم بگرفته در دامان مرا
همچو من یارب که کردی بی نصیب از وصل یار — اینکه در انداختی از صحبت جانان مرا
اینکه با مردم مدارا میکنم از بهر تست — ورنه کی پروا بود از قول بدگویان مرا

خانهٔ من گلخن و فرش تن از خاکستر است
تا که چون محی بخوانی بی سر و سامان مرا

[۲] بار دگر صبح سعادت دمید — زانکه صباحست کنون شام ما
زان می قتال که دارد خدا — از دل شب ریخته در جام ما
بازی عشق بسی خورده ایم — تا چه شود خواجه سرانجام ما
هیچ بلا نام زد خلق نیست — تا سر دفتر نه بود نام ما
از دل هر روزه ما بشنوند — زمزمهٔ عشق دلارام ما
تا ابد ایدوست حلاوت دهد — چاشنی درد تو در کام ما

ع۱ بجهت حصول جمعیت دل هر روز هفت بار بخواند
ع۲ بجهت نصیب از شراب طهور هر روز نه بار بخواند .

عاشق دیوانه و مستیم ازان   درد پیاپی رسد انعام ما
از شرر مشعلهٔ عشق دوست   سوخته شد ظاهر اسلام ما
خواری خلقان جهان میکشم   تا بکرم حق کند اکرام ما
محیی به محبوب نظر کرد و گفت
باز بر آمد قمر از بام ما

۱ من همچو آذر از بردن بت میتراشم روز و شب   وز اندرون همچون خلیل الله گویم این عجب
در بتکده با این بتان با آنکه هستم همعنان   نور خدا بینم عیان حیران دیم روز و شب
بشنو تو هاے هوے من بنگر تو رنگ و بوی من   بشکافت یک یک موے من هیچ بین در وی روز و
آن سر الا کیست آن کز وصف لاست این با   عشق او دیوانه شد هم تمکنی تا جنبش عجب
هرگه که سلطان جهان خواهد که بنده تو خورد   از لولیان مملکت آئینه میدارد طلب
وقت تجلی خدا در رقص آمد کوه طور   اندر دل سنگین سنگ از ... شد
در محفل جنت بتو حق میدهد جام طهور   نی باده دارد در رگ و ... جام رد شد لب
من عاشق خود خواندمت نه دیگر خود بنشاندمت   جز فضل بیپایان من پی راندنی تو سبب
اشتر که بینی مست شد بردار دا ز ره جسم خود   وز غایت مستی برد سر در سبو کوه حطب
او معصیت از کرم طاعت کند روز حشر   رحمت کند بر عاصی گو شد سزاوار غضب
آن یوسف کنعان عجب گر نیست در بازار مصر   کین جمله بازاریان در شد فریاد و شغب
محیی چراغ روشن است از دولت از نور حق
نی کوکب دریست چون ان الله قندیلی حلب

---

۱ بجهت حصول استقامت بر اسلام هر روز یازده بار بخوانند

۱ بنده گر بنگ خوردی در شراب   توبه کن آمرزمت بی پیچ و تاب
گر خطا کردی بگو بد کرده ام   تا کنم جمله خطا را من ثواب
کی حساب آن گدا کر دست شاه   کو خورد در مطبخ ما نان و آب
بندهٔ مائی دراندر شرع ما   بنده هر چه کرد بر خواجه است خواب
خصم دامنگیر را راضی کنم   روز حشر از تو دهم بر او ثواب
در دل شب تا که گوئی ایحدا   من ترا بیدار می سازم ز خواب
چون ترا سلطان گرفت اندر پناه   غم مخور از هیچ ملک از انقلاب
ما ترا از بسکه میداریم دوست   دار مست از عشق خود دائم خراب
از عذابم چند ترسائی مگوے   دوست هرگز دوست را کرده عذاب
تا که حسن و ناز با ما کم کنے   گاه گاهے میکنم بر تو عتاب
تحت روی تست این دیدار من   وقف ذره کرده ام من آفتاب
تو ز دوزخ ترسی و دوزخ ز من   بس مکن از ترس دوزخ اضطراب
در جهنم گر روی من گویمش   تا نه تو نی شیخ سوزد در کباب
من کنم آمین دعا هائے ترا   من دعا هائے تو سازم مستجاب
محیی را آن دم که آمرزیده ام
هیچ موجودی نه بود از هیچ باب

۲ گر ز جمال لایزالی بر نداری گر نقاب   عاشقان لاابالی را بماند دل کباب

---

۱ بجهت قبول توبه بدرگاه باری تعالی هر روز بست یکبار بخوانند۔
۲ بجهت حصول مقاصد دینی هر روز هفت بار بخوانند۔

صد جنت گر بود بیدوست در قعر جحیم … خیمه های عاشقان مبنی طناب اند طناب
قاصرات الطرف عین باشند حوران بهشت … هر که شد کوته نظر گو سوی ایشان میشتاب
عاشقان محو خدا خواهند نی بهشت از بهر آن … فارغ اند از کدخدائی خانمان کرده خراب
پردهٔ محشر بدرند عاشقان چون از لحد … سر برآرند با دل پر آتش و چشم پر آب
با دل مجروح میگریند و میگویند کو … آنکه کرده وعدهٔ دیدار خود روز حساب
بی تماشای جمالت محی گوید روز حشر
در صف بیگانگان یا لیتنی کنت تراب

[1] گر تماشای جمال حق نباشد در بهشت … برکنند مستان حضرت قصرها از خشت خشت
حق تعالی چون دهد بر بندگان جام طهور … کاسه لیسانیم ما آن کاسهٔ خود نیم مشت
بر درخت آل امید وصل کو کردیم وصل … در دو عالم غیر از این ما را نباشد هیچ کشت
یکسر مو نباشد خالی از سودای دوست … در سر ما هیچ سودا است تا نباشد سرنوشت
آنکه شد سررشتهٔ بخت همه در قبله اش … تا بگیرم بخت ما را از کدامی نیک و زشت
تا نه بینیم دوست را این جا بپوشم سیاه … از میان حلهای بی رنگ رنگ اندر بهشت
از سجود بت مرا کافر مگو دیوانه ام … سجده میکردم ندانم کعبه است یا کنشت
چون رود از پیش چشم عاشقان مجنون دوست … زانکه از العقل مجنون ندانند خوب و زشت
کی مشام جان مشتاقان معطر شود … گر نباشد بوی او در جنت عنبر سرشت
محی میگفت آه من چاره چه سازم چه کنم
دل برفته در بلای عشق او جا ترا بهشت

۱ بجهت وصل باری تعالی هفت بار بخوانند

[1] سیصد و شصت نظر را تبه بنده ماست … بنده را مرتبه بنگر زکجا تا به کجاست
بیوفائی مکن و از در ما دور مرو … زانکه ما را ز ازل تا به ابد با تو صفاست
روی ناشسته چرکین شده از چرک گناه … آب گرمی که از او شسته شود رحمت ماست
هم بدست تو دهم نامهٔ تو روز حساب … تا ندانند کس دیگر که درین نامه چهاست
یک نکوئی ترا ده بد هم در دنیا … یا در آخرت آن مقصد و منقاد تراست
گر بدی از تو در آید به کرم عفو کنم … این چنین لطف و کرم غیر من بنده کراست
نار دوزخ چه کند با تو چرا ترسی از او … ظاهر و باطن تو چون همه از نور خداست
هر چه خواهی بطلب تو ز من و شرم مدار … بر من ای بنده اجابت و دو بر تو دعاست
تو زمن هیزم و شیر و نمک و دیگ بخواه … من وکیل تو ام از من بطلب هر چه سزاست
من عطا کرده ام ایمان عطا کرده خویش … کی ستانم زگدائی که براد صدقه رواست
با تو ام من همه جا ترس تو از شیطان چیست … چون پناهت منم ابلیس بیا گو که صلاست
بیوفائی همه از جانب تست ای محی
ورنه از ما که خدائیم همه مهر و وفاست

[2] ناشسته ترا در پی آب ترانی دست … نی هیچ کسی جز حق شوینده روی هست
جام می عشق حق در کش تو اگر مردی … تا مست خدا امیری در کوی رده سرمست
هر صوفی صافی کو بود دست ریاضت کش … او از لب مردانه از خوان جهان بر بست
در یوسف که برادر را بدنامی و زردی داد … در خلوت خاص خود با او چه سبب بنشست

۱ بجهت توجه باری تعالی هر روز بیست و یکبار اگر دعوت سیصد و شصت بار بخوانند
۲ بجهت مغفرت گناهان هر روز هفت بار بخوانند

بر لبته دگر باشد و بر رسته دگر اید دوست   بر رسته کسی باشد کو دوست بد و پیوست
تا عقل مصاحب شد با دل غم و محنت دید   هم صحبت عشقش شد از جمله غمها رست
سر تا بقدم محی پیوسته جراحت هست
بخدلن در همه عمر اورا یک ذره نه بندد دوست

۱
عمل من همه عمر ارچه خطا افتادست   چه غمست چون سرو کارم بخدا افتادست
چنین دست تهی و فضل خدا می طلبم   تو بمن گو که چنین کار کرا افتادست
نجلم تا بقیامت چه بگویم پیهسات   که میان من و تو دوست جها افتادست
نظرم جز بکمال کرم حق نه بود   همه کارم همه عمر ارچه خطا افتادست
تو بمن لطف و کرم کرده نه نهالی دوست   کرمت بخشش همه کس همه جا افتادست
نظری کن بعنایت تو درین آخر عمر   سوی این بنده که در عین بلا افتادست
بمن از خوف مگو لا و مکن تو میدم   که از بخشش گنهگار به جا افتادست
بتو در کنج لحد گفت خدا از سر لطف   که نگه روی تو بر خاک چرا افتادست
بزمین دل هر کس بنشاند تخمی   بزمین دل ما تخم وفا افتادست
بخدا در نظر محی تو پیوسته دولت
طالب فقر و محب فقرا افتادست

۲
گنه کردی بگو کردیم ای دوست   که بعد از کار بد این توبه نیکوست
گنه کردن اگر چه خوی تو گشت   ولی عفو گناهت هم مرا خوست

---

۱ بجهت قبول توبه بدرگاه باریتعالی هر روز هفت بار بخواند
۲ بجهت مغفرت گناهان هر روز هفت بار بخوانند و اگر توبه کند سی صد بار بخوانند توبه قبول افتد.

تو شب بر خاک می مال و می نال   که آن نالید نیت داریم ما دوست
نفسهای گنهگاران تائب   مرا خوشبوی تر از مشک خوشبوست
چو فضل ماست پشتیبانت ای پیر   چه غم داری اگر پشت تو دو توست
کسی کز دست بتر نبود بعالم   مرا لا تقنطوا در باره او ست
نعمتهای جنت پرورش مغز   ترا بر استخوان گر خشک شد پوست
چو در جهان بد تو نیکوست غم نیست   اگر شیطان بدست تو بد خوست
انیس دماهی دل محی هرگز   زلال رحمت حق تا درین جوست
پیروی نفس شیطان لعین بس بیره است   پوستین دادن بگرگ از کارهای ابله است
گرچه شیطان زعفران بسیار میدارد بلاک   کی برند در پیش حیوانی که قوت او که است
در صباح آن مرد از خورده باشد با گله   تو بنا هست در نماز شام بس که آگه است
آن توئی اندر جوانی کله خشک از غرور   وقت پیری خود خمیده گشتی و پشت دو تست
کردی از مردن فراموشی کنی دایم گناه   باد مردن توبه کردن در دلی تو که گست
گفته اند گردی و مردی نیستی مرد خدا   در ره دین گرد گرد هر که او مرد ره است
در درون که ناله زار است از بهر نقش و نگار   این گرسنه میدان که سر که بالا است
شاه در خرگاه باشد تا بود خرگاه شاه   در خری باشد دران خرگاه بنده خر گه است
مومن صادق چو از سر پوست می آید برون   وان منافق همیشه مانند پیاز ته است
محی هر کس در جهان کردست کاری اختیار
کار درویشان بدرگاه خدا اتین الله است

---

۱ بجهت امان یافتن از شر شیطان و شر ظالم هر روز هفت بار بخوانند.

۱

آه درد انجمن مردم جان نیاز البسوخت — سینهٔ مجروح هر مجنون شیدا را بسوخت

جگرهای کباب این آه من زد آتشی — آه زین آهی جگر سوزی که دلها را بسوخت

با تدبیر گفتم از سوز دل خود شمه‌ای — آتشی در جانش افتاده سر و پا را بسوخت

پیش یوسف گر رسی زودی بگوئی ای عزیز — آتش عشق تو سرتا پا زلیخا را بسوخت

نوبهاران شکریزان جانب صحرا شدم — آه گرمم سبزه های کوه و صحرا را بسوخت

محوی تا دانست کان یاران بغفلت میروند — خرقه و تسبیح مسواک و مصلی را بسوخت

۲

با تو ای عاصی مرا صلح است هرگز جنگ نیست — زانکه غیر از غم ترا اندر دل تنگ نیست

روی زرد خود دعا کن زانکه بر درگاه ما — هیچ زری به زردی زعفرانی رنگ نیست

در دل غم یاد بس در گردن افگن توبه کن — بنده را پیش خدا از توبه کردن ننگ نیست

گر شراب بنگ خوردی توبه کن الله گو — یاد ما کن چون هانت شراب بنگ نیست

تا بدنهاران نیکوئی بدل خواهیم ساخت — کار ما با بندگان بد بجز این رنگ نیست

در دل سنگین بدکاران امید فضل ماست — جای جوهر ها سنگین جز میان سنگ نیست

عاصیان را لطف نظر بر ماه ما بر عاصیان — ما چو کردیم آشتی کس را مجال جنگ نیست

بشنو تنگی که بار او گران افتاده است — میرود انعام خیرا گرچه پیش آهنگ نیست

نیک مردان جهان گر چنگ در طاعت زنند — محوی مفلس را ترا جز فضل حق در چنگ نیست

---

۱ بجهت امان از شر شیطان و شر ظالم هر روز هفت بار بخواهد
۲ بجهت مغفرت گناهان هر روز هفت بار بخوانند

باشی دلی کی هی عشقت تا بزانو در گل است — همتی در دید با من زانکه کاری مشکل است

من نمیدانم کمین لیلی ایران را مقصود چیست — کو همیشه سوی سرگردانی من مایل است

فیل محمودی فرو ماند اگر بیند بخواب — بار سنگینی که از درد تو ما را بر دل است

ایدل آواره آخر چند میگوئی مگو — اندران کوی که پای صد هزاران گل است

همدم آه است محرم غم در ایام شباب — وقت پیری نوجوانی و خیم ناخوش حاصل است

خود بخود گویم سخنها چون بگریم زار زار — محرم راز غریبان لابد اشک سایل است

محوی با این زندگانی گر گمان داری که تو — راه حق رفتی یقین میدان که فکر باطل است

۲

گفتا الهی تو با گفتم کمین غلامت — گفتا اگر تو مستی گفتم بلی زجامت

گفتا چه پیشه داری گفتم که عشقبازی — گفت آکه حالت چیست گفتم غم و ملامت

گفت آکه چیست حالت گفتم که حال شاکر — گفتا کجا فتادی گفتم میان دامت

گفتا ز من چه خواهی گفتم که درد بی حد — گفتا که درد تا کی گفتم که تا قیامت

گفتا چه می پرستی گفتم جمال رویت — گفتا چه داری با من گفتم بسی ندامت

گفتا چگونه بی من گفتم که نیم بسمل — گفتا چه چیز داری گفتم همه غرامت

گفتا چرا گدازی گفتم ز بیم هجرت — گفتا که با که سازی گفتم بیک سلامت

گفتا که کیست محوی گفتم همانکه دانی — گفتا نشان چه داری گفتم که صد علامت

---

۱ بجهت توفیق حق تعالی هر روز هفت بار بخوانند
۲ بجهت قبول حق شدن هر روز هفت بار بخوانند

غم مخوری که عاقبت جای تو صد جنت ست — روی دل تو تا ابد سوی رضای حضرت ست
غم مخوری که مرغ جان چون تن تست همی پرد — منزل آشیان او مقصد صدق نیت ست
غم مخوری که این تنت چون لحد فرو برد — خاک تن تو تا بحشر غرق آب رحمت است
غم مخوری که حق ترا از همه خلق برگزید — این جمال لطف ست ز کمال خدمت ست
غم مخوری که در شب شهید سست لطف حق — در تو نظر همیکند این همه از محبت ست
غم مخوری که هر کجا تو که تو ای خدای تست — در طلب تو ترا بنده بگو چه زحمت ست
غم مخوری که عشق خود با گل تو بهم سرشت — عشق خدای تو بهدم اصل خلقت ست
غم مخوری که با تو ست آن که گری فقیر تو — او نه تو ست تو نه او لیکن او بهجت است
غم مخوری که بی شراب مست خراب گشته — محتسبان شهر را گو که شراب جنت ست

غم مخوری که حق ترا بنده خویش خوانده است
بندگی خدا ترا محی نشان دولت ست

در معانی طلب جانان دمی کش گر ایکو است — آو ز ساقی نشانی گو که در ج است بسیار
از بیان ای عشق آخر سرت بر باد خواهی داد — سرت چون شیر در خم چه چه خو ستار
ز سر کیسه ترا نقدی بدین میباید آورد — چنین گل آید از دزدی سبک دستی که طرار ست
در کان هر دری منادی که در شب گردی — که شب عاشقی شب خوابه عشق زرد هم یار ست
چو سلطان یا الهم در آن بشارت تو ز دوالی — ندر دست یا شمشیر ... است
بشارت داد آن سلطان مترسیده شهیدان — که گنج رحمت رحمان نثار هر شهیدان ست

ع۱ بجهت حصول عاقبت اخروی هر روز هفت بار بخوانند.
ع۲ بجهت حصول شراب کوثر هر روز هفت بار بخوانند.

شب اندر خود که چون سلطان بجا سوی همی گردد — کسی اقف شود زین که او شب گرد عیار ست
به محشر چون شوی حاضر گناهانت بود ظاهر — ترسی ان تو ای عاصی خداوند تو ستار ست
چرائی بنده غمگین چو از لطف و کرم آخر — ترا با عیبهای تو خدای تو خریدار ست
خدامی گوید ای بنده منم آن سلطان بالطافم — که بر درگاه من هرگه که می آئی ترا بار ست
برخ گر زرد شد عاشق ز عرفان باشدش دانی — طبیب عاشقان اند که از بهر چه بیمار ست
شراب عشق چندان خور که سر از پا نشناسی — که مستان حضرت را از هشیاری بسی عار ست
شتر چون مست میگردد دهانش از علف بندد — اگر مست خدای تو چرا حرص تو با خار ست
گرستی تو پا کو بان همی بر بیابان را — اگر هشیار میترسی که راه کعبه پر خار ست
ترا یک حج بود سالی ولی در کوی یار ما — گذارد هر زمان حجی کسی کو عاشق زار ست
طواف کعبه کن حاجی مرا بگذار در کویش — که حج اکبر عاشق طواف کوی دلدار ست

شهیدان را نمیشویند شهید دون مشو محی
که اندر مذهب رندان کسی کو مرد مردار ست

هر چه از سنگین دلان بر جان ما آید خوش ست — گر وفا آید خوش و گر هم جفا آید خوش است
بشنوم تا چند بوی گل ز باد صبحدم — بوی او گر همسر باد صبا آید خوش ست
راضیم از هر چه پیش آید بدرد عشق تو — گر همه بر جان من خنجر و بلا آید خوش ست
روز ابر و آنچنین داری چو سر در کار شد — گر بجای قطره ها سنگ از هوا آید خوش ست

عشق زیبا مینماید محی هر کسی را که هست
بوی گل گر ز انکه از باد صبا آید خوش ست

ع۱ اضطراب نکند از خدا را ای طالبه هر روز هفت بار بخوانند.

۱

آنکه آتش افگند در خلق جانان من ست   وانکه میسوزد از ان در پیش همین جان منست

تا شدم دیوانهٔ چشم تو صد شهر ویرانه است   کاسمان خیمه زده از شاخ ایوان منست

عشق در زیدم میان بلبله برمن کین زمان   نقل هر مجلس حدیث عشق پنهان من ست

گر فلک غم آید که سازد خانهٔ مردم خراب   گو مکش زحمت که کار چشم گریان من ست

انچه در دم بگذرد باشد شبی در وصل حبیب   وانچه پایانی ندارد روز هجران منست

مرد محی و سیه پوشید بهر ماتمش
هر کجا ورقی بود از اوراق دیوان منست

۲

یارب آن ساعت که خلق از ما بیارد هیچ یاد   رحمت حق کن قرین ما ای یوم التناد

نامهٔ نیکان شده پر طاعت آیا چون کنم   نامه‌های ما بدان چیزی ندارد جز سواد

اینچنین کالای پر عیبی که [illegible] ماست   گر نبودش روز بازارش قیامت جز کساد

عیب‌پوشا عیب‌ما بر رحمت [illegible] ندا بما   در تو ندهی از که جوید بندگان نا مراد

رد مکن یارب تو ما را چون بباز از الست   عیبهای ما همه دیدی و کردی با مراد

شب رسن در گردن انداز هم بگریم زار زار   از غم عمر عزیز خود که بر دادم بباد

دیت آن از بسکه بی او زندگانی میکنم   وقت مردن جان نمیدادیم چون خواهیم داد

آه از ان ساعت که عزرائیل [illegible] صد جان کند   جان شیرین را بباید داد و لب نتوان کشاد

تا دم آخر چه خواهد کرد با ما آه آه   ای خوشا وقتی کسی کز مادرش هر گز نزاد

نامه میخوانند و میگفتند کراما کاتبین   در جمیع عمر این بنده نیامد حرف یاد

ع ۱ بجهت حصول صبر بر بلائی ناگهانی و بجهت حصول صبر بر آنکه اگر در بلائے مبتلا شود

ع ۲ بجهت آسانی [illegible] قبر پانزده بار بخواند

پیش تابوتم منادی کن بگو این بنده ایست   گو گنه بسیار کرده بر خدا کرد اعتماد

یارب آنکس را بیامرزی که بعد از مرگ ما   روح ما را او به تکبیری کند گه گاه یاد

گر بخاکم بگذری یا بگذرم بر خاطرت   این دعا میکن که یارب گور او پر نور باد

رحم خواهد کرد بر من خواهد آمرزید هم   روی زرد خود بر خاک لحد خواهم نهاد

محی گرچه بس بدی کرده ندارد نیکیی
لیک میدارد بجان در حق نیکان اعتماد

۱

تا ابد یارب ز تو من لطفها دارم امید   از تو گر امید ببرم از کجا دارم امید

زیستم عمر بسی چون دشمنان دشمن نگیر   بیوفائی کرده ام از تو وفا دارم امید

هم فقیرم هم غریبم بیکس و بیمار و زار   یک قدح زان شربت دار الشفا دارم امید

نا امیدم از خود و از جملهٔ خلق و جهان   از همه نومیدم اما از ترا دارم امید

منتهاے کار تو دایم که آمرزیدن ست   زانکه من از رحمت بی منتها دارم امید

هر کسی امید دارد از خدا و جز خدا   لیک عمری شد که از تو من ترا دارم امید

هم تو دیدی من چها کردم تو پوشیدی ز لطف   هم تو میدانی که از تو من چها دارم امید

ذره ذره چون جدا گردانده‌ام خاک لحد   بهر هر ذره ز تو فضل خدا دارم امید

هم بدم هم بد گفته ام بد مانده ام بد کرده ام   با وجود این خطاها من عطا دارم امید

روشنی چشم من از گریه کم شد ای حبیب   این زمان از خاک کویت توتیا دارم امید

محی میگوید که خون من حبیب من بریخت
بعد از ین کشتن از و من لطفها دارم امید

ع ۱ بجهت آسانی مشکلات و حالت سختی پانزده بار بخواند

۱

از سرتا پای تن من گر همه اندوه و غم باشد
هنوز از تنگ چشمی بد دیده ام از تو کم باشد

چگونه سر نسایم بر فلک گر نهایت عزت
بهرجا پا نهی سر را ترا زیر قدم باشد

غنیمت دان حضور و درد و غم ایدل که دوران را
وفائی نیست چندانی و صحبت مغتنم باشد

خوش است از خوبرویان که جفا گاهی ولیکن
ز من مهر و وفا از تو همه جور و ستم باشد

دم آب از سفال سگ بکوی یار نوشیدن
مرا خوشتر بود زان بادهٔ گلگون در جام جم باشد

خلاصی گر ز هستی بایدت عاشق شو ای غوثی
که اول کام در عشق به رهرویان عدم باشد

۲

تعالی الله چه حسنست اینکه در برقع بر اندازد
اگر باشد دل از آهن که همچون موم بگدازد

همه خوبان بحسن خویش مینازند و ماه من
چنان باشد که حسن و منصب خود مینازد

بود سهم پریرویان که با دیوانگان نازند
شدم دیوانهٔ آن تندخو با من نمی‌سازد

مکن ای مدعی تعلیم اگر عالم جدا از یار
که من در هجر بیمارم ولیکن دل نمی‌بازد

کجا پروا کند غوثی که در عالم بود عارے
چنان مشغول یار است او که با خود هم نپردازد

۳

کسی کو یار خود دارد چرا بر دیگری بیند
حرامش باد عشق آنکس که هم بر دیگری بیند

ازین آتش که من دارم ز شوق او عجب نبود
که آن مه چون ببالینم آید خاکستری بیند

همه عالم ز تاب مهر سوزنده شده عمرے
که مهر از رشک تو سوزد که از خود بهتری بیند

ع۱ میشود هر روز هفت بار بخواند

ع۲ بجهت مهربان شدن صاحب بادشاه پنج مرتبه بخواند

ع۳ بجهت آنکه در حالت سختی رو بدیگرے نیاورد بخدای خود آرد هفت بار بخواند

اگر عاشق ز دل نالد بگریه نیست پروایش
اگر بر جای هر موی تن خود نشترے بیند

نگرد آن نامسلمان هیچگه رحمی و میدانم
که بر من سوزش دل گر سوی من کافری بیند

خوش آن ساعت که در کوی بتان غوثی رود سرخوش
بدستی شیشه در دستی پر از می ساغرے بیند

۱

من نمیگریم که جور روزگارم میکشد
طعنهٔ بدخواه و بیرحمی یارم می‌کشد

دور از ان بیطاقتی باشد که روزی چندبار
محنت دوری و داغ انتظارم می‌کشد

من نهانی عشق ورزم با دل آن تندخو
از برای عبرت خلق آشکارم می‌کشد

گر روم در کوچه بازیچهٔ طفلان شوم
در نشینم گوشهٔ فکر تو زارم می‌کشد

شب گذارم در خیال روزگارم چون شود
روز فکرم نالهٔ شبهای تارم می‌کشد

شوق دیدارت مرا میکشت زین پیش لیکن
آرزوی بوسه امید کنارم می‌کشد

میکشد زحمت طبیبی غافلست از این که او
همچو غوثی سوزش هجران نگارم میکشد

۲

روزنی جز زخم تیرش در سرای تن مباد
غیر داغ حسرتش تا بام آن روزن مباد

عاشق روی بتان یارب مباد از هیچکس
ور کسی عاشق شود یار این بتان من مباد

کرده از تیغ جفا هر لحظه چاکی در دلم
آنکه از خار پیش هرگز چاک دامن مباد

جنت عاشق چه باشد بعد مردن کوی یار
مرغ جانم را جز آن دیوار و در مسکن مباد

مهر و مه را روشنی از پرتو رخسار تست
بی رخت هرگز چراغ مهر و مه روشن مباد

ع۱ بجهت دفع آزار حاسدان هر روز هفت بار بخواند

ع۲ بجهت مهربان شدن صاحب هفت بار بخواند

آرزو دارم که در عشقت تن بیمار من — خالی از افغان و زاری فارغ از شیون مباد

تاج شاهی چون شود با خاک یکسان عاقبت
افسر محیی بجز خاکستر گلخن مباد

شاخ گل از نازکی یار یادم میدهد — برگ گل زان گلرخ رخسار یادم میدهد

چون روم در کوه تا از یاد او فارغ شوم — میخرامد کبک زان رفتار یادم میدهد

هر کجا بینم گلی با خاری سوزم که آن — همدمی یار با اغیار یادم میدهد

داستان تیشهٔ فرهاد و کوه بیستون — خار خار سینهٔ افگار یادم میدهد

چون روم در گلستان کز خویش آسایم دمی — بانگ بلبل نالهائے زار یادم میدهد

رفته بودم از جفائیش وه که جور روزگار — باز خونریزی آن خونخوار یادم میدهد

جان شیرین سوزدم چون شعر محیی بشنوم
زانکه شیرینی آن گفتار یادم میدهد

ع۲
نمیدانم که او تا کی بی آزار خواهد شد — نگوید این دلی آخر از و بیزار خواهد شد

بدینگون چند روزے گر بماند از جفائے او — تنم بیمار خواهد گشت و جان افگار خواهد شد

بخواب رگ شد بخت من و گویند یارانم — که تو فریاد و افغان کن که او بیدار خواهد شد

مکن بهر خدا عزم گلستان با چنین روئے — که دانم باغبان شرمنده از گلزار خواهد شد

بنفشان دست چندے در سماع ایسر ناز من — که هوش از جان من از دست دست افگار خواهد شد

چه گویم شرح جور یار و درد خویش با مردم — پی تسکین مرا گویند با تو یار خواهد شد

ع۱ بجهت حصول آسایش از محنت دنیا هفت بار بخواند۔
ع۲ بجهت خوشنودے دشمنان هر روز هفت بار بخواند۔

ز اندوه دل و چاک جگر تا کے برد محیی
که این عشقست و اینها هر زمان بسیار خواهد شد

ع۱
مرا کشتی و گوئی خاک آن بر باد باید کرد — چرا بر دردمندی اینهمه بیداد باید کرد

همه کس از تو دل شاد و ندغیر از من که مسکینم — نمیگوئی دل اینهم زمانی شاد باید کرد

شدم پیر از غم تو کز نخوانی بردهم گر جان — نه آخر بندهٔ پیرے پسر آزاد باید کرد

حکایتهائے حسن او بغیر از من بنا باید گفت — حدیث شیوهٔ شیرین به فرهاد باید کرد

چه عمرست اینکه در شبها بود هر کس بخواب خوش — مرا تا روز از دست غمت فریاد باید کرد

بنای زندگی حیف است کاخر میشود ویران — چنین کار از که بهر چه بے بنیاد باید کرد

مزن محیی بسی لاف سخن چندانکه جانے هست
تو شاگردی هنوز رت خدمت استاد باید کرد

ع۲
دل ما شاد من شاید که روزی شادمان گردد — ولی مشکل که آن نامهر هرگز مهربان گردد

مرا گر شادیی در دل رسد تا گه بدان ماند — که در شهری غریبی آید و بیجا نمان گردد

چنین کامروز زان بدخو بلا انگیز می بینم — عجب نبود که روزے فتنهٔ آخر زمان گردد

گر این بار دل من آسمان خواهد که بردارد — بجنبد هیچگه از جای چون من ناتوان گردد

بران بودم که دل را مرهمی بهبود خواهد شد — چه دانستم که جانم را بلای ناگهان گردد

اگر جامی جدا از لعل میگون تو مینوشم — همه بیجا خون شود در چشم خونریزم روان گردد

غم محیی بجز زان بیش کز سودائے زلف تو — برآرد سر بشیدائے رسوائے جهان گردد

ع۱ بجهت خوشنودے دشمنان هر روز هفت بار بخواند
ع۲ بجهت مهربان شدن هر روز هفت بار بخواند۔

نویدم[1] میرسد هردم که اینک یار می آید / روم از جا اگر دانم که او دشوار می آید
خدارا ایک نفس بلبل رها کن ماجرا با من / که سرو گلعذار من سوئے گلزار می آید
سرم کردی جدا از تن ولیکن همچنان باز ش / فغان از سینه اشک از دیدهٔ خونبار می آید
بروز غربت از خواری مده آن آمده با من / که چون آن یاد مے آید از نیم عار می آید
شوم بیطاقت ار گاهی نهم سر بر سر زانو / بگوشم بسکه فریاد دل افگار می آید
هنوز اندر بود گر چاک سازم سینهٔ خود را / چنین کز عشق آن بدخواه غم بسیار می آید
مسلمانان دل و دین را نگهدارید چون محیی / که میگویند باز آن دلبر عیار می آید

وقت[2] مستی بلبلان آمد / گوئیا گل به بوستان آمد
بلبل آنجا خموش و حاضر باش / بشنو این سر که در میان آمد
مجلس عاشقان مست خدا / سرخوش اینجا نمیتوان آمد
عاشق رنگ و بوئی اے بلبل / پاے گل جاے تو از آن آمد
ما که سرمست صبغة الله ایم / جاے ما باغ لامکان آمد
چشم تو بر گل جهان و مرا / دیده بر خالق جهان آمد
رو که بازاری و بازارے / جاے بازارے دکان آمد
باش تا من بنالم اے بلبل / کاینهمه خلق در فغان آمد
دم مزن پیش ما که نالهٔ تست / نالهٔ کس سر زبان آمد

[1] بجهت دفع آزار ظالمان هر روز هفت بار بخوانند

[2] بجهت صبر نمودن بر بلاے که هر روز می آید پانزده بار بخوانند

نالهٔ ما مشنو که بر در دوست / گو بسوز از میان جان آمد
عاشقان در جهان نمی گنجند / این قفس چون ترا مکان آمد
عشق تو با گل ست روزے چند / عشق ما عشق جاودان آمد
خانمان آب و گل بخود نداری / این روش راه نازکان آمد
محیی آثار قدرت حق دید / چون بهار آمد و خزان آمد

اے[1] قصر رسالت از تو معمور / منشور لطافت از تو مشهور
خدام ترا غلام گشته / کیخسرو و کیقباد و فغفور
در جملهٔ کائنات گویند / صلوات تو تا دمیدن صور
معراج تو تا به قاب قوسین / جبرئیل بمره بماند از دور
هم حلقه بگوش تست غلمان / هم بندهٔ کمترین تو حور
بنوشته خدای پیش از آدم / از بهر رسالت تو منشور
از هیبت غیرت تو موسے / دیدار خدا ندید بر طور
روشن ز وجود تست کونین / اے ظاهر و باطنت همه نور
اے سید انبیاے مرسل / و اے سرور اولیاے مستور
گل از عرق تو یافته بوے / شد شهد در اندرون زنبور
هر کس بجهان گناهکار ست / گشته بشفاعت تو مغفور
محیی به غلامی تو زد لاف / از راه کرم مدار معذور

[1] بجهت حصول شفاعت حضرت سرور کائنات پانزده بار بخوانند.

گر نخواهد[1] بود اندر صد جنت وصل یار — قعر دوزخ عاشقان خواهند کردن اختیار
حور عین هر چند بیدار و جمال با کمال — تو برابر با تجلی جمال حق مدار
عابدان نظاره نتوان کرد یک حور بهشت — گر ندارد عاشقان مست را در انتظار
جام مالامال در ده ای خدا خمر طهور — اندرونی نغمه باشد نی صداع ونی خمار
گر بیفتد در جهنم یک تجلی جمال — بشگفد گلهای رنگارنگ در وی صد هزار
روی زرد عاشقان رنگین کند در روز حشر — تخت زرین بهشت و خانهای زرنگار
سایهٔ طوبی و جنت حوض کوثر را کجاست — از حلاوتها که باشد در وصال کردگار
اندران خلوت که آنجا ره نیابد جبرئیل — میرود از فارس سلمان و بلال از زنگبار
تن بنعمتهای جنت میشود پرورده لیک — جان بباید پرورش از دیدن پروردگار
گر برانگیزی ز خاک گور بنمائی جمال — خلق مسکین را ز گریه دیدها گردد غبار
وعدهٔ دیدار گر در قعر دوزخ میکنی — میکشد در چشم آتش را خلایق سرمه وار

محی گر دیدار رحمت باید از عز و جل
دامن مردان بگیر و صبر کن تا روز بار

دوست[2] میگوید که ای عاشق اگر داری صبور — از فراق ما منال و صبر کن تا نفخ صور
اندران مجلس که بیند خلق دیدار خدا — از جگرهای کباب عاشقان باشد بخور
آنکه از خواب خوشت بیدار میسازد منم — چون بگوئی تو گناهانم بیامرز ای غفور
گور گهواره است و طفلی دایه لطف پاک دوست — خوش بخوابانید در خوابت دوا تا یوم النشور

[1] بجهت آنکه حب دنیا از دل برطرف شود بست و یکبار بخواند.
[2] بجهت حصول دیدار حق و نجات یافتن عذاب قبر هفت بار بخواند.

نور ایمان در دل و دل بارگاه نور حق — خوش چراغی کو دهد در پیش نور النور نور
ای گنهگاران شما را بیشک آمرزد خدا — به بود از پوستین کیش سنجاب و سمور
دارد از نور آگهی چهرهٔ تو آگهی — زردی روی تو باشد سرخی رخسار حور
حور عین خال سیه بر رخ اندر رنگ بلال — از حبش بنگر چه خوش مشاطه کرده ظهور
در تجلی این ندا آمد که خواهد دید نم — هر که بر من خاطر خود کرد شب روز حضور

چون برون آئی ز دنیا پیشوا آیم ترا
گویم ای محی خوشی چون کوفتی این راه دور

عشق[1] و بدنامی و درد و غم بما شد یار غار — تا محمد دار باشد عاشقا ترا چار یار
آزردی یار داری یار میگوید بیا — تا کنم دلداری تو در دل شبهای تار
نرم تر یکبیم شب گو ای خدا در من نگر — بس شبانروزی نظر شصت و سیصد مشیار
یار گفت هر جا که باشی با توام یادت کنم — از چنین یاری فرامش کرده تو یاد دار
روح تو نر غیبت کز نزد خدا آمد بتن — بی خدا مرغی خدائی را کجا باشد قرار
ساقیا زان می که گفتی میدهم در آخرت — کم نخواهد شد که در دنیا کنی جای نثار
کار روانها در بیابانها هلاک اند از عطش — ابر رحمت را بیا بده قطره چندین ببار
بار دارد شیشهای می صراحیهای شاه — اشتری مستی که نه افسار دار و نی مهار
شاه میگوئی تو ما را حاضر قندیل باش — عاشق و مجنون و مستم آه دست از من بدار
خاک آدم را خدا تخمیر میکرد و هنوز — که فتاده بر سر مستان حضرت این خمار
بر سر هر موی مشتاقان زبان دیگر است — کز خدا دیدار میجویند هر لیل و نهار

[1] بجهت حصول لذت فقر پانزده بار بخواند.

گر تماشای جمال حق تعالی بایدت
درمیان عاشقان انداز خود را روز بار
زر دل شبها بگریم گویم آن دلدار را
یا دلی ده یا دلی کز بیدلان بردی بیار
گر رسم روزی بدوزخ قصهٔ خود گویمش
تا بگرید بر من بیچاره آتش زار زار
تا قیامت محی خواهد خواند این ابیات را
خلق دو عالم هم بپای میزنند هم پایدار

[1] طبل قیامت بکوفت آن ملک نفخ صور
کاتب منشور ماست مالک یوم النشور
سر ز لحد بر زدیم خیمه به محشر زدیم
بی خدا اندر لحد چند بر باشیم صبور
از سر شوق و نشاط پای نهم بر صراط
تا ز دم گرم ما گرم شود آن نشور
ایکه ندادی تو مال در طلب آن جمال
ما بتو بگذاشتیم دیدن دیدار حور
مست خدائیم ما کی بخود آئیم ما
ساقی ما چون خداست باده شراب طهور
نور میان در نظر زانکه تجلی حق
با تو کند آنچه کرد با جگرهٔ کوه طور
وقت تجلی از و دیدهٔ بینا مجوی
او چو نماید جمال چشم تر از دست نور
هر که به نزدیک دوست دولت جاوید یافت
روی سعادت ندید آنکه از و ماند دور
مژدهٔ وصل خدا گر به لحد بشنویم
زنده شود جان و تن بیشتر از نفخ صور
حور چو آرا کنند رو بسوی ما کنند
چشم نگهدار از آن دوست بود بس غیور
مست ز قصر بهشت کرده نابر پیشه جو
در نکنند زانکه نیست هستی او بی قصور
گرچه ز قصر بهشت کرده عنبر سرشت
از جگر سوخته برم آنجا بخور
می کنندم بهر دست هر نفسی ماتمی
محی ماتم زده کی کند ای دوست شور

[1] بجهت مهربانی پادشاه پانزده بار بخوانند۔

[1] ای ذکر ترا در دل هر دم اثری دیگر
وی از تو بملک جان دارم خبری دیگر
از تیر بلا تنها داریم دل مجروح
جز لطف تو ما را نیست دوا نشتری دیگر
سلطان جمال تو تا جلوه دهد خود را
برساخته از بهر دل آئینه گری دیگر
در معرکه محشر آهی نزند عاشق
هر دم اگرش سوی تو در مفری دیگر
زان می که باو دادی در روز الست ای دوست
لطفی کن و ما را ده جامی دگری دیگر
در صنعت حق گر تو مردانه کمر بندی
بخشند بتو هر لحظه تاج و کمری دیگر
در خانهٔ بی روزن یعنی لحد تاریک
بر جان تو خواهد تافت شمس و قمری دیگر
یارب تو به مشتی خاک زین سکه نظر داری
پیدا شده هر لحظه صاحب نظری دیگر
عیش و تن و جان و دل زد بگذر ز عشقت
عشرت نتوان کردن از ره گذری دیگر
بر دوخت دل و دیده از دیدن غیر حق
بنمود دل مجنون را جز این هنری دیگر
هر کس که در حق زد در رو ز همه بر تافت
زان در نتوان رفتن هرگز بدری دیگر
در آئینه دل دیده محی رخ یار و گفت
ای ذکر ترا در دل هر دم اثری دیگر

[2] ایکه مینالی ز دوران جور یار من نگر
اضطراب من نگر صبر و قرار من نگر
جانب گلشن مرو کان یک دو روزی بیش نیست
پر ز اشک لاله گون [illegible] بنگر
ایکه میگوئی ندادم دل بخوبان هیچگه
سوی میدان آی و تیغ شهسوار من نگر
سینه ام پر داغ و چهره گل گل از طوفان اشک
یک زمان سوی من آ باغ و بهار من نگر

[1] بجهت مهربانی حق بیست روز پانزده بار بخوانند۔
[2] بجهت توفیق یافتن بر شکر بار [illegible] هر روز پانزده بار بخوانند۔

با شدت حمی فتد در دل بیائی سوی من — حال زار من ببین شخص نزار من نگر
گر تو داری میل خوبان دیدهٔ عبرت کشای — سینهٔ پر سوز و چشم اشکبار من نگر
شکر کن محی که در راهِ تو خاری بیش نیست
هر طرف صد کوه غم در رهگذار من نگر

[1] هر که در پیش تو بر خاک بمالد رخسار — ملک کونین مسخر بودش لیل و نهار
دگران گر بقدم بر سر کوی تو زنند — من بسر بر سر کوی تو روم مجنون وار
سلطنت غیر تو کس را نسزد زانکه بلطف — هیچ دیار نمالد ز تو در هیچ دیار
هر که شد عاشق دیدار تو او بشناسد — دوزخ از جنت شادی ز غم و می ز خمار
هر که در کوی خرابات رود می نوشد — بایدش گفت مثل درد سر و رنج و خمار
دیده بکشای که محبوب کریم افتاد است — مینماید بتو هر دم ز کمین او دیدار
عاشق آنست که سوزند و دهندش برباد — بسکه خاکستر او جوش کند دریا وار
شمهٔ کوی تو از لطفِ خدا بر در دیر — تا که کافر بکشاید ز میانش زنار
گوش تو کر شده ای خواجه وگرنه بخدا — میکند بت بخدای خدا وندا قرار
جوش می میرد و میگفت که چون مست شوم — هیچ از صحبت خود نگذارم هشیار
عشق حق میسر را اندر دل هر عاشق زار — ده اندر رگ و پی بیش ندارد رفتار
در همه مذهب ملت می عشق ست حلال — زانکه بی او نتوان دید خدا را دیدار
همدم ما مشو ای محی درین آخر کار
بیگنه کشتن و آویختن ست بر سر دار

۱ بجهت یافتن عزت در دین و دنیا هر روز هفت بار بخوانند

[1] شب همه شب با تو میگوئیم راز — تو بغفلت پای ها کرده دراز
ای ز ما کرده فرامش گو بیا — سوی ما هرگز نخواهی گشت باز
خیز و ترک خواب کن تا نیم شب — ما و تو با یک دگر گوئیم راز
بی نیازم از تو و از طاعتست — با نماز و روزه تو چندین مناز
تو نیاز آور برای من که نیست — طاعت شایستهٔ تو جز نیاز
محی گر کاری نکردم غم مخور
من ترا هم کارم و هم کارساز

[2] نومید مشو بنده از رحمت ما هرگز — زیرا که بغیر از ما کس نیست ترا هرگز
خواهم که درین عالم تو پاک شوی از جرم — ورنه بتو نفرستم ای بنده بلا هرگز
چون سوخته امروز از درد فراق ما — بد سوختنت فردا ندانهیم رضا هرگز
من با توام ای عاشق تو نیز بما میباش — هرگز چو نشاید بود دست از دوست جدا هرگز
هرچند که روا از ما به تافتی و رستی — روا از تو نمیتابد خود رحمت ما هرگز
از درد فراقِ ما یک شب چو بروز آری — دیدار نه پوشانم در روز لقا هرگز
گر بر دل خود ما را روزی گذرانی تو — در دوزخ بر آتش ناریم ترا هرگز
ای جمع تهیدستان حقا که نخواهم بست — من این در رحمت را بر روی شما هرگز
از بیم جدا بودن از دولت جاویدان
محی بنود یک دم بی یاد خدا هرگز

۱ بجهت توفیق یافتن بر عبادت باریتعالی پانزده بار بخوانند
۲ بجهت حصول مغفرت از باریتعالی هر روز پانزده بار بخوانند.

ع۱ تو لذت عمل را از کارزار ما پرس — آئین سلطنت را از حال زار ما پرس
آن لذتی که باشد از اشتهاء صادق — شام بشارت وصل از روزگار ما پرس
مجنون عشق ما را از باغ و راغ کم گوی — از بوی تو سوز بوے بوی بهار ما پرس
من خانمان هر کس کردم خراب او را — من بعد گر بخواهی اندر دیار ما پرس
هر شب ز لطف پرسم کاحوال تو چگونه است — ذوق خطاب ما را از دل فگار ما پرس
بر تربت خراب عشاق ما گذر کن — ذره بذره خاکش تو انتظار ما پرس
عاشق نئی چه دانی درد فراق ما را — رو رو تو این مصیبت از سوگوار ما پرس
عشقیم تو قوی حسن جنبانده مرغ جان برد — تو قوی سر او را از هر شکار ما پرس
عاشق که از غم مرگ ماهیه گشت جان داد — این مرغزار او را از مرغزار ما پرس
اوصاف دل چه دانی نالیدن سحرگه — آئین دردمندی از دردخوار ما پرس
دل از غم دو عالم فارغ کن و پس آنگه
آئی به پیش محی از لطف یار ما پرس

ع۲ در جهان امروز بی پروا مباش — فارغ از اندیشهٔ فردا مباش
کشتی پیدا کن در نشین [illegible] — ایمن از غرقاب این دریا مباش
بی خبر از نالهٔ شبها مشو — غافل از احوال مظلوما مباش
در پی خود کن دعا گویان نیک — بد مکن با مردمان تنها مباش
دل ببسته در جنت ز اخروی ببند — بی هوای جنت الماوا مباش

ع۱ بجهت حصول [illegible] اعتقاد بدرگاه باریتعالی هفت بار بخواند۔
ع۲ بجهت توفیق [illegible] بندگی طاعت پنج بار بخواند

کار درویشان مسکینان مباش — یاد کن از مرگ دردافزا مباش
نیکوئی کن تو و نیکو نام شو — بد مکن مشهور در ایذا مباش
دادخواهی را چو بینی داد ده — در دکان جاه بی سودا مباش
زیردستان را تو از یاد میار — غرهٔ این فرق فرقدسا مباش
خلق را محیی تو ناصح گشته
پیرو این نفس ناپروا مباش

ع۱ داد مرا جان تو باده از جان خویش — کفر مرا کرد نام گوهر ایمان خویش
حضرت او نیم شب گوید کای بو العجب — هیچ مکن آشکار کرده پنهان خویش
گرچه تو آلوده بندهٔ ابروئی — بنده ندارد پناه جز در سلطان خویش
گر بتو گوید کسی کرده عصیان بسی — رحمت بسیار من گوید برهان خویش
در نهد دست لطف بر رخ تو نیک و بد — رو نه کنم من ترا خوانم خاصان خویش
در لحد تنگ تو صلح کنم جنگ تو — پیش تو روشن کنم شعلهٔ تابان خویش
خانهٔ زندان گور پر بود از مار و مور — من بنمایم در و روضهٔ رضوان خویش
دوزخ زندان تن روی نهد کسی من — بر سر کیوان زنم خیمهٔ ایوان خویش
گر و ست ای بو الفضول نام ظلوم جهول — تا بفروشم بکش بندهٔ نادان خویش
بار امانت گران بنده تو ئی ناتوان — بار ترا میکشم محیی ز گیلان خویش
ع۲ گر مرا جان در بدن بشو بدن گو هم مباش — چونکه یوسف نیست با من پیرهن گو هم مباش

ع۱ بجهت مغفرت گناهان هر روز هفت بار بخواند۔
ع۲ بجهت حصول مهربانی صاحب هر روز هفت بار بخواند۔

گر بمیرم لاشهٔ من همچنان دور افگنند — چاک شد چون جامهٔ جانم کفن گو هم مباش
در چمن گر خشک و تر سوزند بگو آنهم بسوزد — چون نباشد یار من سرو و سمن گو هم مباش
چون مرا رانی ز کوی خود مخوان بار رقیب — از گلستان گر رود بلبل زغن گو هم مباش
مرگ بالله بهتر است از زندگانی دور از او — گر نه بینم یار خود این زیستن گو هم مباش
یکسر مویت مبادا کم شنیدم گفته
گر نباشد محی افگار من گو هم مباش

[1] از خانمان آواره ام از دست عشق از دست عشق — سرگشته و بیچاره ام از دست عشق از دست عشق
ای کاش یک بوی عدم تا باز رستی از عدم — من سوزم از سر تا قدم از دست عشق از دست عشق
بر درد کردم خانمان سرگشته ام اندر جهان — گشتم ضعیف و ناتوان از دست عشق از دست عشق
هم نیم شب از گلخن تا روز سازم مسکنی — چون گلخنی شد این دلم از دست عشق از دست عشق
هر روز و شب دیوانه در گوشهٔ ویرانه — گوید بخود افسانه از دست عشق از دست عشق
این سوی و آن سو میچرم سودای خامی میبرم — انگشت بر دندان میگزم از دست عشق از دست عشق
ای خواجه ما را چون شما صد فکر بد در کارها — شد راست کار بار من از دست عشق از دست عشق
با کس نگیرم الفتی از خلق دارم وحشتی — جویم ز هر کس تهمتی از دست عشق از دست عشق
محی خدا را خوان و بس این غم نگو با هیچ کس
نعره مگو تو زین سپس از دست عشق از دست عشق

[2] ای غبار خاک کویت سرمهٔ چشم ملک — ای بتو محتاج خلق هر دو عالم یک بیک

۱ بجهت حصول جمعیت دل هر روز پانزده بار بخوانند -
۲ بجهت شفاعت حضرت سرور کائنات هفت روز بخوانند

یا رسول الله توئی کان ملاحت پر کمال — کز تو باید برد خوبان دو عالم را نمک
هر که او امروز مالد روی بر خاک درت — آن مبارک روی فردا کی در آید در فلک
شام سبحان الذی اسری بعبده شد سوار — بر براق ای هوا برق همچون تیز تک
در مقام قاب قوسین ست خدا کرده سلام — تو رسانیدی سلام حق بامت یک بیک
از خدا یت رحمت از تو شفاعت روز حشر — در نجات عاصیان است تو نیست شک
تا ملک بشنوده است صلوة تو از امت — عذر خواهی از گناه امتی تو شد ملک
گر نبودی رو تو می بود در کتم عدم — هم دلی و هم بتی و هم سموات و سمک
مرغ جانها را بود پر از صلوات لطف تو — بی شهپری تو انچنین نتوان بمیدان بر فلک
نامهای عاصیان امت خود را ببین — بس بفرمان تا گناهان را کنند از نامه حک
محی صلوات آن شفیع آن نبی بسیار گو
زانکه داری تو بدی بسیار و نیکوئی ملک

[1] مونسم یار است اندر تنگنای گور تنگ — عاشقان در دو جهان را بس است این نام و ننگ
آتش دوزخ بسوزد از حرارتهای عشق — عاشق سوزان کند در دوزخ از یکدم درنگ
انچه بر بهشت بود آیا کوه طور تا الست — رفت از نمود موشی پاره پاره گشته سنگ
هیچ دانستی که با یونس درین دریا چه کرد — کو رفیق یونس او بود در بطن نهنگ
حسن یوسف از کجا بود دست کو دل میبرد — از مسلمانان شهر مصر کفار فرنگ
هست باغ از درخت میوه در وی صد هزار — یکطرف آن میوه ها را چیده اندر تنگ تنگ
گر جمال حق تعالی آرزو دارد کسی — گو برد آئینهٔ دل را از این صیقل ز زنگ

۱ بجهت دفع وحشت قرار تنهائی هفت بار بخوانند -

مستحقی از لطف تو بسیار از قهر تو کم زانکه هر مرد نیاید پیش صف روز جنگ
چیز دیگر هست با هر ذره اندر کائنات آن بدست کیست بنگر اندر آنکس تو چنگ
من زبان قال دارم او زبان حال را از دل مجروح نی بشنو تو نی از نای و چنگ
خورده ام می چشم مخمورم ببین و سر بر آر کو خمار باده دارد باشد او مخمور تنگ

ریخت ساقی جام باده در دهان جان محی
کم نشد مستی آن می از دل او هیچ رنگ

ع۱
نامه دارم سیه تر از شب تاریک رنگ با وجود او نیم نومید یارب هیچ رنگ
از سیه روی محشر یادم آید نیم شب روی زرد خویشتن را کردم از اشک سرخ رنگ
یک نظر سوی حسن تلبیسی کار من تا نماند دل زنگار خورده هیچ زنگ
یارب این بار امانت بس گرانست چون کنم مرکبم از حد برون بیطاقت است و در لنگ
ای مسلمانان بدین کردار گر آیم پدید بت پرستان از مسلمانان همیشه گیرند ننگ
چون نه بینم هیچگه تدبیر خود در کائنات روی خود مالم اندر پای ترسا و فرنگ
ای خدا گر به چه آدم بر آئی ما ز خاک روی گرد آلود خود بنمایم اندر گور تنگ
صلح کن یارب میان آدم که در خاکم نهند با گدائی عاجزی سلطان کجا کرده جنگ
رحمتت غالب است بر نعمت منعم طواف او از جهان باغی تهی بیرون نخواهم برد چنگ
گوه ی آنکه نو سیدم کنند از رحمتت بر من بیچاره رحمت کن خدایا بی درنگ
ایستاده ... خود کن تو سیر دار سرا زانکه پیکان عریدان میترسند تیر خدنگ
محی چون در سفیدی گفت آه واویغ نامه دارم سیه تر از شب تاریک تنگ

ع۱ بجهت مغفرت گناهان هر روز هفت بار بخوانند۔

ع۱
تیر او پیوسته میخواهم که آید سوی دل لیک میترسم شود پیوسته در پهلوی دل
دل ز من گم گشت اکنون روزگاری شد که غم گرد کویش در بدر گردد بجست و جوی دل
گلرخان را باید از غنچه وفا آموختن کو به بلبل تا دم آخر نماید روی دل
گر سگ کویش کند دیوانگی نبود عجب چون دل من همدمش بود دگر رفته خوی دل
آتش از غیرت زنم خلوتسرای سینه را گر بود آنجا بجز درد تو هم زانوی دل

ای پریرویان دل محی بدست آرید باز
ورنه تا محشر نخواهد کرد گفت و گوی دل

ع۲
کی بود آیا که بنمائی جمال با کمال زنده گردند ماهیان مرده از آب زلال
در قیامت حشر ما حاجت به نفخ صور نیست بگذرد بر گور خلقی مژده بوی وصال
در جهنم خوش توان بودن اگر یکبار تو در همه عمر آئی و پرسی و گوئی چیست حال
اندرین زندان تو با مائی نگشتم من ملول گر در آن زندان نباشی با ما کجا باشد ملال
خانهٔ عاشق دلست آنجنان پر زده است کانچه در وی هست هم شیئی نیابد مجال
گر سرشک شود فردوس اعلی اشک او گنجد اندر خانهٔ عاشق بود امر محال
خون خلقی ریخت بیکس هیچ پیدا کیست آن در تو نام او نگوئی بکنند نقش در خیال
کشتگان نعره زنانند هیچ دانی کیست آن برگشته هیچ نه در کشته را باشد وبال
از سر دنیا برای دوست بگذشتی چه سود سهل باشد در گذشتن از سر ریگ زال
سایهٔ طوبی و حوض کوثر و باغ بهشت خوش مقامی باشد اما با جمال ذوالجلال

ع۱ بجهت رضامندی صاحب هفت بار بخوانند۔
ع۲ بجهت رضامندی صاحب هفت بار بخوانند۔

که شود بی جذب مقناطیس وصلش متصل — زره زره خاک آدم بعد چندین ماه و سال
عشق و مستی و جنون در طالع ما دیده اند — چون ز مادر زاده گشتیم و پدر بگشاد فال
اول و آخر توئی و ظاهر و باطن توئی — کیست دیگر غیر تو و چیست چندین قیل و قال
تو زما و ما ز بوی تو چنین گشتیم مست — ورنه مستی چنین تابی ندارد احتمال
بوی یار آمد بما آری بیاید بوی دوست — در مشام آنکه دارد او بآن یار اتصال

بعد چندین قرن گویند رحمة الله علیه
چون بخواهند خلق شعر محیی صاحب کمال

۱
غلام حلقه بگوش رسول ساداتم — زهی نجات نمودن حبیب آیاتم
کفایت ست ز روح رسول و اولادش — همیشه در دو جهان جملهٔ مهماتم
ز غیر آل نبی حاجتی اگر طلبم — روا مدار یکی از هزار حاجاتم
دلم ز حب محمد پرست و آل مجید — گواه حال منست این همه حکایاتم
چو ذره ذره شود این تنم بخاک لحد — تو بشنوی صلوات از جمیع ذراتم
کمینه خادم خدام خاندان توام — ز خادمی تو دائم بود مباهاتم
سلام گویم و صلوات با تو هر نفسی — قبول کن بکرم این سلام و صلواتم
گناه بیحد من بین تو یا رسول الله — شفاعتی بکن و محو کن خیالاتم
نه هر که برتر از دنیست من ازو بترم — ندانم اینکه بتو چون شود ملاقاتم
ز رنگ بد همه دانند که من محمدیم — خلایقی که کنند گوش بر مقالاتم
بگوی محیی که بهر نجات می گویند — درود و سرود که تعیین در مناجاتم

۱ بجهت شفاعت سرور کائنات هر روز هفت بار بخوانند۔

۱
اشک سرخ و روی زرد من گواه است ای کریم — بر کمال عشق دیدار تو بالله العظیم
بی لقائی تو هوادار تو کی خرم شود — در هوای غرفه های قصر جنات النعیم
آتش عشق ترا ای دوست نتواند نشاند — تا ابد در دل اگر شعله زند نار جحیم
گر ببیند زاهدی تو بر رو و رخ تجلی جمال — نیک بد دارد ز جنت تا ابد باشد مقیم
گر نه بوی وصل تو باشد قرین وصل تو — بعد چندین قرن چون زنده شود عظم رمیم
با تو عهدی بسته ام ای دوست در روز ازل — تا ابد خواهیم بودن بر همه عهد قدیم
چاره جوی آب شهد و شیر میشد در بهشت — شربت بیمار دیدار تو شد ای حکیم
آب حوض کوثر اندر سایهٔ طوبی عطش — کی نشاندی گر نبودی از سر کویت نسیم
بر صراط ار گر دوزخ بود چون بگذرد — بی سر و پا ای که رفته بر صراط مستقیم
دوست اندر گوش عاشق راز گوید زود وصل — نیست اندر خورد گوش هر کسی این در یتیم
در برون پرده باشد این همه خوف و رجا — در درون پرده رو کانجاست امید و نه بیم
ای گدایان بر در او شیئاً لله بر زنید — تا شما را بخشد آنچه دارد آن شاه کریم

دولت دیدار حق محیی تو یابی در بهشت
نور آن در طالع تو باشد از لطف عمیم

۲
چون تمامی عمر نیکی کرد با تو آن کریم — از بدی خود چرا ترسی تو آخر ای لئیم
تو لئیمی با تو او هرگز نخواهد کرد قهر — زانکه او خود کرده نهی قهر کردن بر یتیم
هر چه میخواهی بگو از وی میده بیشک ترا — دست خالی کی رود سایل ز درگاه کریم

۱ بجهت حصول لقاء احدی هفت بار بخوانند۔

حق تعالیٰ تا درست کو همچو موسیٰ از خمیر   خلق عاصی را بر آرد سالم از نار جحیم
لطف او بشتابد برای بود با نیک و بد   راست مانند بدان سیب که سازند شرم و نیم
آنکه رحمان و رحیم ست دوست میدارد ترا   پس چه باک از دشمن دیگر ز شیطان الرجیم
او بسوی تخت منجوا باندت در گور تنگ   می وزاند مر ترا از روضهٔ رضوان نسیم
در بهشت خلد زرین خشت دادت دو جها   پس خرید ار تو چیزی قلب ما هم نفس و بیم
چون زبان قال گردد در سوال گو لال   دارد ت ثابت قدم فی الحال بر عهد قدیم
دوستیها کرد با تو از ازل تا این زمان   در مقام دوستی او نمی باشی مقیم

نعمت بسیار خواهد داد در عمر ابد
تا بنعمتها کند محی بجنات النعیم

[۱] بی تماشا جمالت روضه را هامون کنم   حور عین را از درون قصرها بیرون کنم
حور را بار دیگر خواهیم دادن سه طلاق   گر نه رو در نور روی حضرت بیچون کنم
روضه را جلوه مده رضوان که بالله العظیم   ما بیک آتش بسوزیم و ترا مجنون کنم
آب دارد ای بهشتی کوثر و طوبیٰ تو   ما بیکدم کاخ یار هر دو را یکسون کنم
گر نه در فردوس باشد دیدن دیدار دوست   زاویه در هاویه گیرم و دیده خون کنم
ایها العاشق اگر معشوق بر دارد نقاب   دیده مادر خور او نیست آیا چون کنم

محی با مادر خود رای ریاضت تا ترا
چون جنید و بایزید و شبلی ذوالنون کنم

[۱] بجهت عذاب قبر هر روز بیست و یکبار بخواند۔

[۱] گر دلم می بباده عاشق که ما مسکینیم   با آنکه دل بما داد ما روز و شب قرینیم
گر ما دل تو یابیم تسکین تو بسازیم   تا وان یکدل تو صد دل بیا فرینیم
نفرین خویش میگو تا کم شود وجود ت   چون با تو بعد ازان ما گویای آفرینیم
شیطان هزار ز سنگ از گرد تو گریزد   سیصد نظر چو هر روز اندر دل تو بینیم
گر صد هزار شیطان اندر کمین نشیند   بر تو ظفر نیابد ما همچو در کمینیم
ای بنده تو به انگه بر تو کنیم رحمت   سوگند خورد تو همچو ما نیستیم بر همینیم

محی به بر بکلی زین دوستان فانی
پیوند خود بما کن ما یار راستینیم

[۲] ما بجنت از برای کار دیگر می رویم   نی تفرج کردن طوبیٰ و کوثر میرویم
مقصد ما حسن یوسف باشد اندر شهر مصر   مانه در مصر از برای قند و شکر میرویم
اندران خلوت که در ره نیابد جبرئیل   بیسر و پا تا به پیش دوست اکثر میرویم
میگریزند زاهدان خشک از تر دامنی   ما بر خورشید خود با دامن تر میرویم
پارسا گوید بگوی ما بیا شو نام نیک   ما در ان کوچه خدا دانا ست کمتر می رویم
ما ز دنیا کو قلندر خانهٔ عشق خداست   سوی عقبیٰ عاشق و مست قلندر میرویم
شیخ ما عشق ست و ما بی در پی او تا ابد   بی عصا و خرقه و کچکول و لنگر میرویم
زهرهٔ ما را هبر از قهرها با نیکوئی   ما اگر نیکیم و گر بد هم بدان در میرویم
بر کفن ما را تو ای عشاق بوی خوش مسا   ما بگور از بهر آن دلبر معطر میرویم

[۱] بجهت حصول رضائے حق تعالیٰ پانزده بار بخواند۔
[۲] بجهت حصول دیدار حضرت حق تعالیٰ پانزده بار بخواند

دولت دیدار میخواهیم در جنات عدن / تا نه آنجا از برای زیور و حور و قصور میرویم

محی مارا همچو کوه افسرده مے بینی ولے
ما بسر چون ابر خوش بی پا و بیسر میرویم

[1] باز گشتم لشکرے تا به فلک بر بردم / قلعهٔ روحانیان گیرم و برتر بردم

من ملک مقبلم لیک درین منزلم / صف در صف بر دلم جانب لشکر بردم

کشور دنیا و دین دارم زیر نگین / چند نشینم چنین جانب لشکر بردم

هر نفسے از علا میرسدم این صلا / داد هم زین بلا بر در دلبر بردم

پیر خرابات جان گر کشدم مو کشان / بنده کجائی بیا پیش شه از سر بردم

قبله حاجات دل کوی خرابات ما
وقت مناجات دل محی براندر روم

[2] زان بیوفائے سنگدل جور و جفا میبایدم / از کس نمیخواهم وفا زان بیوفا میبایدم

من مرغ آتشخواره ام بادانه دامم چه کار / آخر بجائے دانه ها در کوره جا میبایدم

دلهائے مردم باد خوش از شادی عیش … / من خوب بخت کرده ام درد و بلا میبایدم

پیراهن یوسف اگر بوی نبخشد خار غم / مژده بسوے دل از زبان بند قبا میبایدم

سینه بتی تنگ ست دلها از غیر بساز تهی / مهمان غم آمد مرا در جان سرا میبایدم

بیگانه ام با مردمان ز خویشتن بیگانه تر / تا چند این بیگانگی دل آشنا میبایدم

محیی لبی لذت بود در عشق در … / هجران مرا مشکل بود صبر و رضا میبایدم

---

1. بجهت حصول دیدار حضرت حق تعالے پانزده بار بخوانند۔
2. بجهت حصول دیدار حضرت حق تعالی پانزده بار بخوانند۔

[1] خوش آن غوغا که من خود را به پهلوی تو میدیدم / تو سوی خلق میدیدی من سوی تو میدیدم

نمیدانم مرا ای آزمائی باشدی بدخو / که آن حالت نمی بینم که از خوی تو میدیدم

اگر در باغ رضوان خویش را بینم چنان نبود / که شب در باغ خود را بر سر کوی تو میدیدم

فدایت این زبان جانم بباد هست بیش از آن / که صد دشنام میدادی چو بر روے تو میدیدم

عجب نبود اگر عاشق خود از خود سرگران بودے / که صید بسته با هر موے گیسوے تو میدیدم

ببادم آمد ای محی که چون بر خاک افتادی
بهر جا سایهٔ افتاده از بوی تو میدیدم

[2] هرگز مباد آنکه بهشت آرزو کنم / خود را به هیچ بهرچه بی آبرو کنم

چندین هزار جان گرامی شود بباد / گر من حدیث طرهٔ او مو بمو کنم

چون دست من بجام مرصع نمی رسد / قلاش وار در می از د آرزو کنم

آن سال مه مباد که بی ماهرو بتو / یک لحظه زندگانی خود آرزو کنم

خود را بدار کشم از دست جور او / وز آه جان گداز رسن در گلو کنم

محیی اگر بکعبه کنم روے در نماز
شرمم شود که روے دگر سوے او کنم

[3] بخود مشغول میکردم که از خود یار میجویم / گهی در دل گهی در سینه ناگاه میجویم

دمی کو هست میشنیم تا نگرد و هیچکس آگه / همیگویم نشانش از در و دیوار میجویم

جبین در سر چه دارم زهی فکر محال من / ره در ستم وفا زان کافر خونخوار میجویم

---

1. بجهت حصول رضامندی خدا هفت بار بخوانند۔ 2. بجهت حصول رضائے الهی هفت بار بخوانند۔
3. بجهت حصول رضائے الهی هفت بار بخوانند۔

ترا از من همه جستند مردم پیش زین اکنون همیگردم بهر جانب ترا از اغیار می جویم

بسوی تو دل صد پارهٔ من ماند در بستان کنون هر پارهٔ آن از سر هر خار می جویم

چنان شد گشتنی محیی که گر یکدم شود غائب
همانساعت نشان او ز پای دار میجویم

[۱] ای خوش آن روزیکه در دل مهر یاری داشتم سینهٔ پرسوز چشم اشکباری داشتم

یاد با دا آنکه فارغ بودم از باغ و بهار در کنار از اشک گلگون لاله زاری داشتم

کور بادا دیدهٔ بختم خوش آن روزیکه من دیده بر راه سمند شهسواری داشتم

باز رو گردانی از من چونکه آیم سوی تو آخر ای پیمان شکن با تو قراری داشتم

شکر گر ناله برون شد از دلم یکبارگی گر هم از خوف خطر خاطر گذاری داشتم

نا امید کردی از خود ای خوش آنروزیکه من آرزوی بوس و امید کناری داشتم

گر کسی پرسد چه می گوئی تو محیی در جواب
گویم آنجا با کسی یک لحظه کاری داشتم

[۲] دو چشم از بهر آن خواهم که در رخسار او بینم دگر آن دولتم نبود دو دیوار او بینم

کند جان در تنم آمد شد دیا بد ضیا چشمم چو بالای بلند و شیوهٔ رفتار او بینم

نخواهم دیدهٔ روشن که بر غیری فتد ناگه همان بهتر که از نور رخش دیدار او بینم

چو مجنون آهوی صحرا از آن دوست میدارم که با دی حالتی از نرگس بیمار او بینم

ز رشک آنکه خواهی از سگان کوی خود محیی همه کس سنگ کین بر کف پی آزار او بینم

---

۱ بجهت دفع حسرت هفت بار بخوانند.
۲ بجهت زیادتی روشنائی چشم و از بهر حصول دیدار حق تعالی هفت بار بخوانند.

[۱] بخواب مرگ خواهم شد مکن ای بخت بیدارم که من زو درد و رش امشب ز عمر خویش بیزارم

خلافست اینکه میگویند باشد آند دو در دل مرا دل برد بدخوئی چندین آرزو دارم

نه آخر عاشقان باری ز خوبان رحمتی بینند تو هم رحمی بکن با من که در عشقت گرفتارم

روز وعده از هر جا که آوازی ز در آید ز شادی بر جهم از جا که باز آمد در یارم

بیاد مجلس عیش تو برگ عشرتم این بس که افتد لخت لخت خون دل از چشم خونبارم

چه حالت اینکه هرگه وعدهٔ وصلش رسد محیی
همان دم مانعی پیش آید از بخت نگونسارم

[۲] بغیر از سایه در کویت کسی محرم نمییابم کنون آن و زم سیه شد آنچنان کانهم نمییابم

چو مجنون آهوی صحرا از آن دوست میدارم که بوی مردمی از مردم عالم نمییابم

[۳] بروای ماتمی شیون بر ارباب عشرت کن که غیر از لذت و شادی من از ماتم نمییابم

مگر آن مایهٔ شادی بود غمگین که بموجب دل شوریدهٔ خود را دگر خرم نمی یابم

مرا حد شکایت نیست لیکن اینقدر گویم که از تو حالتی دیدم و اینده‌م نمییابم

ندانم عشق من گم گشته باشد بیخودی فردن که آن خوشوقتی اول ز درد و غم نمی یابم

منم عاشق مراد لریش باید نیش نی مرهم که ذوقی کز جراحت میبینم از مرهم نمییابم

مگر در عاشقی محیی کم از فرهاد و مجنون نیست
اگر ز ایشان نباشد بیش باری کم نمییابم

بنخندانی گنهگارم که شرح آن توان دادن خداوندا بری من نیاید وقت جان دادن

خداوندا مرا بستان ز شیطان و هوای نفس چه حاصل مرا دی را بدست دشمنان دادن

آخر من یما زا تو خواهم سپرد از دل   که کار تو مرا از غارت شیطان امان دادن
دا یا دوستان را چون بفضل خود کنی مهمان   بکلب کوی خود آندم توان یک استخوان دادن
یا مرز آخر هم که از لطف و کرم باشد   که در آخر دمی آب لبت با تشنگان دادن
رخا کم گواهی ده به نیکو کز نکوئیها ست   پس از مردن به نیکویی گواهی زبدان دادن
بشا بر من بجان بر شفاعت کردن نیکان   که بی منت ترا شاید مراد بندگان دادن
ی هیچم ترا از تو همی بینم من عاصی   خلاصی از عذاب اینجهان و آنجهان دادن
این برکنده ام دل را از هر چه غیر تست و   که جانرا وقت جان دادن بآسانی توان دادن
م مفلس ترین خلق و وعده کرده یا رب   که خواهم گنج رحمت را بدست مفلسان دادن
معر دوزخم جا ده بچندان کز گنه باشد   من بدرا ز رغبت جای در صحن جنان دادن

غذای محی در دنیا بجز خون جگر نبود
که دارد ضعف دل او را کبابی خونچکان دادن

سر شد سفال و دیده گریان همان   تن بکویت خاک گشته ناله و افغان همان
نماند از آتشی در جان شیرینم هنوز   جامه جان چاک گشته و اشک و درد امان همان
ب شد دو چشمه هم سنگ شد در کوه آب   خوی عاشق همچنان و دل سختی خوبان همان
فراز آتش پرستی رفت و آتش را نشاند   بت پرستی من و سوز دل بریان همان
زا نسبت کنم با مهر و مه باشد خطا   چهره تو افزونی ز مهر و ماه تابان همان
ن ز بستان رفت و بلبل از فغان خاموش شد   عاشق کویت همان و ناله و افغان همان
ح جور او خراب داد و رحالش بی خبر   مملکت ویران شد و بی غوری سلطان همان

بجهت حصول شفا از امراضی که اطبا در آن لا علاج باشند

نخواهد گشت عالم زانکه گر گریم بسی   بخت من باشد همان بد هر زمان آن همان

مرز مانش شربتی دیگر مفرما ای طبیب
چونکه باشد محی دل افگار را درمان همان

۱
مجالی کی بود با تو حدیث خویشتن گفتن   که پیش چو تو بدخوی نیارم سخن گفتن
زمانی خلوتی خواهم که گویم حال خود با تو   که نتوان شرح حال خویشتن در انجمن گفتن
قد در ره تو را چون هر کسی سرو چمن گوید   توان از روی حسن کویت به از سرو چمن گفتن
بجان کندن نهانی یک سخن گویند از دهن   که از شیرین حکایت خوش نهاد با کوهکن گفتن
نیاید گفت با بید و هرگز وصف حسن تو   که بی حاصل بود بسیار از گل یاسمن گفتن

غم تو از دل محی نخواهد شد بآسانی
که نتوان با مقید بی جهت ترک وطن گفتن

۲
منکه هستم زنده دور از دلربای خویشتن   گر نه فتم میکشد بازم بجای خویشتن
نی مرا در خانه کس راه و نی در مسکنی   میتوانم بود یکدم در سرای خویشتن
اینکه مینالی ز عشق یار و جور روزگار   سوی من می بین کن شکر خدای خویشتن
گر ز عشق افزون نبودی در دی بیابان من   فکر میکردم بجان گرد هوای خویشتن
تا نهادم بر سر کویت قدم بی اختیار   توتیای دیده سازم خاکپای خویشتن
بسکه زاری میکنم بیهوش گردم هر زمان   باز می آیم بهوش از ناله های خویشتن
غیر محی کو خود از بهر تو خواهد در جهان   هر که میخواهد ترا خواهد برای خویشتن

۱ بجهت توفیق ناگفتن حرف ناشایسته هفت بار بخوانند۔
۲ بجهت توفیق رفتن بر طبیب باری تعالی هفت بار بخوانند۔

گر تو طلبی داری بیداری شبها کو   با ذکر خدا بودن در خلوت تنها کو
آن دست ز هر ذره خود را به شما بنمود   در مشرق و مغرب یک دیدهٔ بینا کو
هر چیز که و هستی بهر تو مهیا کرد   تو هیچ نمیگوئی کان خالق اشیا کو
بسیار گنه کردی از حق تو نه ترسیدے   از ترس عذاب حق نالیدن شبها کو
چون گوئی تو یا الله گویم بتو لبیک   این بنده نواز یها جز حضرت ما را کو
از خود نه کنی رحم و من بر تو کنم رحمت   دستگیر گنهگاران غیر از کرم ما کو
بیننده و شنونده جز من کسی دیگر نه   بی سمع و بصر چون من بینندهٔ و شنوا کو
من اول و من آخر من ظاهر و من باطن   جمله منم و جز من یکذره تو بنما کو
از غایت پیدائے پنهان بود این دائم   پیدا ے چنان پنهان میگو که تو آیا کو
ذات و صفت اسمم چون خلق بظاهر کرد   هر کون ابد بنگر کان مظهر اشیا کو

ایدوست محی الدین میگفت که اے عاشق
گر تو طلبی داری بیداری شبها کو

مادام گرچه آن دیده که بینم در جمال تو   نیم نومید چون عمرم گذشت اندر خیال تو
بهشت را به نیکان ده من بدرا بدوزخ بر   که بس باشد مرا آنجا تمنای وصال تو
من دیوانه در دوزخ بزنجیر تو خوش باشم   اگر یکبار پرسی تو که مجنون چیست حال تو
ببوے عشق تو آید ز مغز استخوان من   بسوزاند مرا آتش ز عشق آن جمال تو
ز شربتهاے جنت ما نباشد تا کی دهی رضوان   نشد کم تشنگی ما را از آب این زلال تو

ا؎ بجهت توفیق بطلب حق تعالیٰ نه بار بخواند۔
۲؎ بجهت حصول معرفت حق تعالیٰ بهفت بار بخواند۔

میارا روے حور عین که سر مستان آنحضرت   جمال حق همی بینند زلف خط و خال تو
مگر پرده بر انداز ے ز پیش چشم مشتاقان   دگر نه کے توان دیدن جمال باکمال تو
بمالک گویم ایمالک چنان الله خواهم گفت   که از الله من سوزد جهنم با سگال تو
جگر هاے کباب ما نگردد تا ابد سیراب   مگر ساقی شود ما را خدائے ذو الجلال تو

بدوزخ گر ز من پرسے که چونی محی در آتش
شوم من تا ابد مست و کنم رقص از سوال تو

افسر شاهی نخواهم خاک پاے یار کو   بال کو بشکن هما آن سایهٔ دیوار کو
سرو را گیرم که دارد با قد او نسبتے   آن گل رخسارهٔ و آن شیوهٔ رفتار کو
در بهان گیرم که گل بار آرد و جنبد ز باد   آن تبسم کو و آن شیرین لب و گفتار کو
دیدهٔ آهو اگرچه دلفریب آمد ولے   آن کرشمه کردن و آن غمزهٔ خونخوار کو
وصل او دشوار بے او زندگی دشوار تر   مردن بے زخم هم تنگست پاے دار کو
ایخوش آن عاشق که عشق خویش لبتا سد یار   وصل و هجر آنجا نه گنجد یار کو اغیار کو

جان فدایت باد کا درد بے خبر زان تند خو
باز پرسید از رقیبان محی ذل افگار کو

من کیم رسوائے شهر و عاشق دیوانهٔ   آشنا ما هر غمے و ز خویشتن بیگانهٔ
هم شوم شاد از غمش گر در دلم منزل گرفت   هم شوم غمگین که او جا کرد در ویرانهٔ
ترک شهر آشوب من در کشوری منزل نکرد   تا نکرد او دل غمس صد رخنه در هر خانهٔ

ا؎ بجهت توفیق یافتن در اداے حج هر روز هفت بار بخواند ۱۲
۲؎ بجهت دفع غم و الم هفت بار بخواند۔

گه گیاه درد روید از دلم گه خار غم — من بحیرت کین همه گل چون دمد از دانه
میخورم خون دل خود را مستی میدهم — تا کنم گستاخ بیش این ناله مستانه

گفته محیی که باشد تا دم از عشقم زند
در طلب فرزانه و در عاشقی فرزانه

۱
بگو ای این دل سنگین کشد جور و جفا تا کی — کجای لذت شادی و غم درد و بلا تا کی
شدم بیگانه از خویش و نگشت آشنا با من — کند بیگانگی چندین بمن آن آشنا تا کی
بکمین قصد جو من در ره فتاده از برای تو — ز حد بگذشت مشتاقی نیائی سوی ما تا کی
دلم طاقت نمی آرد تو هم انصاف پیش آور — ز تو جور و جفا چندین ز من مهر و وفا تا کی
برو ای جان از ان گلزار بوی سوی من آور — کشیدن منت بسیار از باد صبا تا کی
گشاید هم قبا تا من بیا سایم ز غم خود — گره در دل مرا باشد از ان بند قبا تا کی

گر او را کشتنی باشد بکش ورنه کن آزادش
بود در دست تو محیی اسیر و مبتلا تا کی

۲
گر دل غم پرور ما غمگساری داشتی — با بلا خوش بودی و در غم قراری داشتی
نام مجنون در جهان هرگز نبودی این چنین — گر جهان لیلی چو من یادگاری داشتی
پرده عالم را ز یک پرتو سراسر سوختی — آفتاب از آتش من گر شراری داشتی
گل چرا از عرق گشتی ز خجلت پیش وا — گر نه آن بودی که از رشک تو خاری داشتی
نسبتی میداشت با من شمع در سوز و گداز — گر دلی بریان و چشم اشکباری داشتی

ع۱ بجهت دفع غم و الم هفت بار بخواند
ع۲ بجهت مهربانی صاحب هفت بار بخواند

یار محیی گر نشودی رخ میان مردمان
ترک یار خویش کردی هر که یاری داشتی

۱
بیوفا یاری چنین تا کی جفا کاری کنی — نیست وقت آنکه یکچندی وفاداری کنی
اینچه قسمت باشد ای بیرحم انصافی بده — بر من مسکین ستم با دیگران یاری کنی
با وجود مردم دیگر نمی دانم چرا — میل ایم جانب زندان بازاری کنی
وقت آن آمد که دستی بر دل زارم نهی — خون شدم از دست تو دل تا چند خونخواری کنی
خانه دل گر فرو ریزد ز دریا دردی تست — سهل باشد هر عمارت کش تو سرکاری کنی

شیون و زاری مکن محیی دگر کان سنگدل
جور افزون میکند هر چند تو زاری کنی

۲
اینکه سر بر تن بود بر دار بودی کاشکی — وین بدن خاشاک راه یار بودی کاشکی
تا صبا خاکم نبردی از سر کوی حبیب — خاک من خشتی از ان دیوار بودی کاشکی
چون تو گاهی میکنی پرسش مریض خویش را — دائما چون دل تنم بیمار بودی کاشکی
بسکه بیداد تو افزون میشود گویند خلق — جور امثال تو هم چون یار بودی کاشکی
با وجود از جور بسیار تو گویم هر زمان — اینکه باشد اندکی بسیار بودی کاشکی

چون نمی توانی که همچون گل جدا گردی ز خار
محیی دل افگار تو آن خار بودی کاشکی

۳
بروان آتشه سوار من تعلل بیش ازین تا کی — ز حد بگذشت مشتاقی تحمل بیش ازین تا کی

ع۱ بجهت مهربانی صاحب هفت بار بخواند ع۲ بجهت استعانت وصال که رود به هفت بار بخواند
ع۳ بجهت استعانت وصال که فراق رود به هفت بار بخواند.

تو حال من همیدانی نمیدانم که میدانی ‌ ‌ چو خود را دور میکردی تغافل بیش ازین تا کے
بطرف گلستان یکره در آ و قدر گل بشکن ‌ ‌ کشیدن و سر خیدن ز بلبل بیش ازین تا کے
اگر میل عزاداری بیا و قتل محی کن
بکار این چنین نیکو تامل بیش ازین تا کے

تمت

تو حال من ہمید...

بطرفِ گلستان یکرد...

باہتمام بپن بہاری کپور منیجر راجہ رام کمار پریس۔ لکھنؤ۔ ۱۹۵۲ء





